بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نمبر 1:

① کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل ظلم و فساد اور قتل و غارت عام ہے، تو انہی حالات میں بسا اوقات [illegible] دھماکے میں بعض بے گناہ شہری قتل ہو جاتے ہیں، پھر حکومت اعلان کرتی ہے کہ جو بے گناہ شہری قتل ہوئے ہیں ہم ان کے اہل خانہ کو تین لاکھ روپے دیں گے، یا پانچ لاکھ روپے دیں گے مفتی صاحب پوچھنا یہ ہے، کہ حکومت جو یہ رقم دیتی ہے یہ معاوضہ ہے؟ یا دیت ہے؟ یا امداد و عطیہ وغیرہ ہے اور اس رقم کے مالک کون لوگ ہوں گے، اس کے ورثاء یا صرف اس کے اہل خانہ؟

محمد لقمان۔ فیصل آباد
0332-6904292

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۰۳

سوال نمبر 2:

② ایک عورت نے جنس تبدیل کرائی اور اس کے بعد اس نے ایک لڑکی سے شادی کرلی (جنس تبدیل کرنے میں مرد کی شرمگاہ اس میں آگئی) اب پوچھنا یہ ہے کہ اس کا یہ نکاح شرعاً منعقد ہوا یا نہیں؟ اور جنس تبدیل کروانے کے بعد اب یہ شرعاً مرد ہے یا عورت؟ اور اس پر مردوں یا عورتوں میں سے کس کے احکام جاری ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) کسی حادثہ کی صورت میں مرنے والوں کے لواحقین اور پسماندگان کو حکومت کی طرف سے جو خصوصی امداد ملتی ہے شرعاً وہ دیت یا معاوضہ نہیں بلکہ عطیہ ہے۔ اس لئے اس پر ملنے والی رقم حکومت یا حکومتی ادارہ جسکو دیگا یا جسکے لئے دیگا وہی اسکے حقدار ہونگے، اس مد میں ملنے والی رقم ترکہ میں شامل نہیں۔ لہٰذا اس بارے میں حکومتی ضابطہ دیکھا جائیگا کہ حکومتی قوانین اور ضابطہ کے مطابق اس میں کون کون لوگ شامل ہوتے ہیں، نیز اگر حکومت نے ہر فرد کا حصہ خود مقرر کردیا ہو تو اسی کے مطابق تقسیم کی جائیگی، لیکن اگر حکومت نے صرف افراد کی تعداد بتائی ہو ہر ایک کا حصہ متعین نہیں کیا تو اس صورت میں تمام افراد میں برابر تقسیم کیا جائیگا۔

(۲) اس سوال کے بارے میں کئی باتیں حل طلب ہیں مثلاً (الف) شرعاً جنس کی تبدیلی جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو تو اسکی شرعی حدود کیا ہیں؟ اور کن کن صورتوں میں جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے؟ وغیرہ (ب) قانوناً تبدیلی جنس کی اجازت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کن قیود و شرائط کے ساتھ؟ (ج) کیا اس سے واقعۃً جنس مکمل طور پر تبدیل ہو کر عورت میں مرد کی تمام خصوصیات اور مرد میں عورت کی تمام خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں؟ یا صرف شرمگاہ ہی تبدیل ہوتی ہے؟ وغیرہ

اس لئے صورتِ مسئولہ میں جب تک مذکورہ بالا تمام باتوں کی تفصیل واضح طور پر سامنے نہ آجائے اور اہلِ علم علماء کرام اس پر اجتماعی غور و فکر کے بعد کسی نتیجہ پر نہ پہنچ جائے اس وقت تک اسکے متعلق کوئی حتمی جواب نہیں دیا جاسکتا ہے۔

تاہم تبدیلیٔ جنس کے بارے میں شرعاً اصولی حکم یہ ہے کہ مرد یا عورت کا آپریشن یا ادویات کے ذریعے جنس تبدیل کرنا ''تغییر لخلق اللہ'' میں داخل ہے جو قرآن و حدیث کی رو سے ناجائز اور حرام ہے۔ ہاں اگر کسی مرد میں کچھ علامتیں زنانہ ہوں یا کسی عورت میں کچھ علامتیں مردانہ ہوں یا ایک شخص میں مردانہ و زنانہ دونوں علامتیں یکساں طور پر موجود ہوں تو چونکہ مرد میں زنانہ علامتوں کا ہونا یا عورت میں مردانہ علامتوں کا ہونا یا دونوں علامتیں مساوی طور پر ہونا عیب ہے، اس لئے ازالۂ عیب کی غرض سے مخالف جنس کی علامتوں کو علاج یا آپریشن کے ذریعے ختم کرنا اور مکمل مرد یا مکمل عورت بننا شرعاً جائز ہے۔

فی الفتاوی الھندیۃ: ٦/ ٤٣٨ ولیس الخنثی یکون مشکلا بعد الإدراك علی حال من الحالات لأنه إما أن یحبل أو یحیض أو یخرج له لحیة أو یکون له ثدیان کثدیی المرأة وبھذا یتبین حاله وإن لم یکن له شيء من ذلك فھو رجل لأن عدم نبات الثدیین کما یکون للنساء دلیل شرعي علی أنه رجل کذا في المبسوط لشمس الأئمة السرخسي رحمه الله تعالی الفصل الثاني في أحکامه الأصل في الخنثی المشکل أن یؤخذ فیه بالأحوط والأوثق في أمور الدین وأن لا یحکم بثبوت حکم وقع الشك في ثبوته۔ واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۶/ رجب المرجب ۱۴۳۷ ہجری

4 / مئی 2016/ عیسوی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۹/ رجب المرجب ۱۴۳۷ ہجری

7/ مئی 2016/ عیسوی